Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | یکم ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۳ امان ۱۳۵۵ ہش ۳ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۵۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت تاحال مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز ہے

احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامل محبت اور کامل خوف ـــ یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں

محبت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے

"جو لوگ سچے دل سے خدا کے طالب ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ خدا کی معرفت خدا کے ذریعہ سے ہی میسّر آسکتی ہے اور خدا کو خدا کے ساتھ ہی شناخت کر سکتے ہیں اور خدا اپنی حُجّت آپ ہی پوری کر سکتا ہے انسان کے اختیار میں نہیں۔ اور انسان کبھی کسی حیلہ سے گناہ سے بیزار ہو کر اس کا قُرب حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ معرفتِ کاملہ حاصل نہ ہو۔ اور اِس جگہ کوئی کفارہ مفید نہیں اور کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے بجز اس کامل معرفت کے جو کامل محبّت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے۔ اور کامل محبّت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں کیونکہ محبّت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ اور یہ پاک آگ اور گناہ کی گندی آگ دونوں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔ غرض انسان نہ بدی سے رُک سکتا ہے اور نہ محبّت میں ترقی کر سکتا ہے جب تک کہ کامل معرفت اس کو نصیب نہ ہو، اور کامل معرفت نہیں ملتی جب تک کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے زندہ برکات اور معجزات نہ دئیے جائیں۔"

(دیباچہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صہ)

"ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے اور پھر لغو باتوں کے چھوڑنے سے ایمان اپنا نرم نرم سبزہ نکالتا ہے اور پھر اپنا مال بطور زکوٰۃ دینے سے ایمانی درخت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں جو اس کو کسی قدر مضبوط کرتی ہیں۔ اور پھر شہواتِ نفسانیہ کا مقابلہ کرنے سے ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر اپنے عہد اور امانتوں کی تمام شاخوں کی محافظت کرنے سے درخت ایمان کا اپنے مضبوط تنہ پر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر پھل لانے کے وقت ایک اور طاقت کا فیضان اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس طاقت سے پہلے نہ درخت کو پھل لگ سکتا ہے نہ پھول۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صہ ۵۱ حاشیہ)

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ

(اقبال احمد شمیم سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب طاہر ڈینٹل کلینک بانجل گیمبیا، مکرم محمود احمد صاحب انجم انچارج ٹیکنیشن ٹی بی کلینک بانجل گیمبیا اور مکرم مبارک احمد صاحب طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپور۔ سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے بچیاں عطا فرمائی ہیں جبکہ مکرم نصیر احمد صاحب و محترمہ بشریٰ گلزار صاحبہ احمدیہ سیکنڈری سکول اسارچر غانا کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ یہ سب اصحاب نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت خدمات بجا لا رہے ہیں۔

قارئینِ الفضل سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو نیک سیرت بناتے ہوئے والدین کے لئے تسکین و راحت کا موجب بنائے اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں حصّہ لینے کی تحریک فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہم اس پختہ یقین پر قائم ہیں کہ غلبہ اسلام کے متعلق خدا تعالیٰ کے وعدے بہرحال پورے ہوں گے۔"

نیز فرمایا:۔

"صبر و استقلال کے ساتھ قربانیاں دیتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں لگے رہو۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

مورخہ ۱۳ امان ۱۳۵۵ھش

۱۳ مارچ ۱۹۷۶ء

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ"

قرآن مجید کی رُو سے مامور من اللہ کی صداقت کی ایک بیّن اور محکم دلیل ضرورتِ زمانہ ہوتی ہے۔ زمانہ کی حالت خود پکار پکار کر کہہ رہی ہوتی ہے کہ فی الوقت اصلاحِ خلق اور غلبۂ حق کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نہ کوئی مامور مبعوث ہونا چاہیئے، کیونکہ ایک طرف فساد و بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہوتا ہے اور دوسری طرف ان لوگوں کی طرف سے جو کسی نہ کسی لحاظ سے اولوالامر ہونے کی حیثیت میں ہوتے ہیں اصلاح کی کوششیں سراسر بے نتیجہ اور بے اثر و بے ثمر ثابت ہو رہی ہوتی ہیں۔ فساد و بگاڑ کو دُور کرنے کے لئے دنیوی نقطۂ نگاہ اور ظاہری اسباب کے اعتبار سے جتنی بھی کوششیں کی جاتی ہیں وہ نہ صرف یہ کہ سب رائیگاں جاتی ہیں بلکہ فساد و بگاڑ کی کیفیت دن بدن ہولناک صورت اختیار کر رہی ہوتی ہے۔ یہ انتہائی افسوسناک صورتِ حال فی الاصل ایک فعلی شہادت ہوتی ہے اس امر کی کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور مبعوث ہونا چاہتا ہے یا یہ کہ مامور من اللہ کی بعثت ظہور میں آچکی ہے اور لوگ اس کی آواز پر کان نہیں دھر رہے اور اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اس کی طرف توجہ دینے پر آمادہ نہیں ہیں۔

چنانچہ ازمنہ گزشتہ میں جتنے بھی مامور دنیا میں مبعوث ہوئے وہ ایسے ہی زمانہ میں مبعوث ہوئے جب فساد و بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا اور اس امر کی اشد ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا کوئی بندۂ مخلص مبعوث ہو جو لوگوں کی گمراہیاں مٹا کر انہیں پھر راہِ راست پر لائے اور ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھائے۔ خود افضل المرسل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ ایک ایسے وقت میں ظہور میں آئی جبکہ بحر و بر یعنی خشکی و تری دونوں میں فساد کی کیفیت رونما ہو کر اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خشکی اور تری میں بسنے والے جملہ نوعِ انسان کی طرف اکمل ترین اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی شریعت کا حامل رسول بنا کر بھیجا تاکہ آپ گمراہی و ضلالت میں بھٹکنے والی اور تاریکی میں لپٹی ہوئی دنیا کو حق و راستی کی طرف لائیں اور اللہ تعالیٰ کے نور کو دنیا میں پھیلا کر اس کے چپے چپے کو منور کر دکھائیں۔ اُس وقت زمانہ کی جو حالت تھی اور گمراہی و ضلالت اور فساد و بگاڑ کی کیفیت جس انتہا کو پہنچی ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے خود اس کا قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ (الروم آیت ۴۲)

ترجمہ:- (اس زمانہ میں) خشکی اور تری میں لوگوں کے (بُرے) کاموں کی وجہ سے فساد رونما ہو گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ خدا لوگوں کو ان کے (بُرے) اعمال کا مزہ چکھائے تاکہ وہ رجوع کریں۔

اب چونکہ اس وقت خشکی اور تری میں فساد پھیلا ہوا تھا اور یہ فساد لوگوں نے حق سے روگردانی اختیار کرتے ہوئے اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے خود پھیلایا تھا اور اس کا انجام بجز اس کے اور کچھ نہ تھا کہ بد اعمالیوں سے کسی صورت باز نہ آنے کی بنا پر خدا تعالیٰ انہیں ان کی اس بغاوت کا مزہ چکھائے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ لوگوں کو سرکشی و بغاوت کے ہولناک انجام سے خبردار کریں۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی بندۂ مخلص کے ذریعہ خبردار کئے بغیر لوگوں پر عذاب کی صورت میں گرفت کرے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:-

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ۝ (الروم آیت ۴۳)

ترجمہ:- تو (فساد کے ذمہ دار ان بد اعمال) لوگوں سے کہہ دے کہ زمین میں (دُور دُور تک جہاں تک ممکن ہو) پھرو (یعنی سیاحت کرو) اور دیکھو کہ جو لوگ تم سے پہلے (اس قسم کی بد اعمالیوں میں ملوث اور فساد فی الارض کے مرتکب ہوئے) تھے، ان کا کیا انجام ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ازمنہ گزشتہ کی نافرمان اور بدعمل قوموں کے بُرے انجام کو قرآن مجید میں متعدد جگہ بالوضاحت بیان فرما کر اس زمانہ کے لوگوں کو توجہ دلائی کہ کیا انہیں سابقہ قوموں کے عبرتناک انجام کے آثار نظر نہیں آتے اور اگر آتے ہیں اور یقیناً نظر آتے ہیں تو پھر وہ کیوں عقل اور سمجھ بوجھ سے کام لے کر عبرت حاصل نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ ۝ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ (الحج آیات ۴۶، ۴۷)

ترجمہ:- اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے اس حالت میں ہلاک کیا تھا کہ وہ ظلم ڈھا رہی تھیں۔ وہ آج اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں، اور کتنے کنوئیں ہیں جو بالکل متروک ہیں، اور کتنے اونچے اونچے قلعے ہیں جو بالکل تباہ ہو چکے ہیں۔ کیا وہ (یعنی مشرکین مکہ) زمین میں چل کر نہیں دیکھتے تاکہ ان کو ایسے دل حاصل ہو جائیں جو (نصیحت کی ان باتوں کو) سُننے والے ہوں۔ اصل بات یہ ہے (یعنی ان کے نہ سمجھنے اور عبرت حاصل نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے) کہ ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہو جاتے ہیں (اسی لئے سب کچھ دیکھتے اور سمجھتے بوجھتے ہوئے بھی ہدایت کی طرف نہیں آتے)

اس زمانہ میں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق (جس کا احادیث میں بڑی تفصیل سے ذکر آتا ہے) اصلاحِ خلق اور احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے آپ کے روحانی فرزندِ عظیم یعنی مسیح موعود کی بعثت ظہور میں آچکی ہے زمانہ کی بعینہٖ وہی حالت ہے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے وقت تھی یعنی ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی کیفیت پورے کرۂ ارض پر طاری ہے۔ خشکی اور تری کا چپہ چپہ فسادِ عظیم کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے۔ کرۂ ارض کا کوئی خطہ اور اقوامِ عالم میں سے کوئی قوم ایسی نہیں جو ہمہ گیر فساد و بگاڑ میں مبتلا نہ ہو حتیٰ کہ وہ بھی جو اپنے آپ کو اپنی تمام تر خرابیوں اور بدعملیوں کے باوجود ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں اس سے مبرا نہیں ہیں۔ ہر طرف ہمہ گیر فساد و بگاڑ کے خلاف چیخ و پکار پڑی ہوتی ہے لیکن فساد و بگاڑ ہے کہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ سب اس کے آگے بے بس ہیں۔ اس وقت خشکی اور تری میں فساد و بگاڑ جس انتہا کو پہنچا ہوا ہے اس کا نقشہ ہفت روزہ "المنبر" نے ۱۱ر تا ۱۸ر فروری ۱۹۷۶ء کے ڈائجسٹ ایڈیشن (جلد ۲۱ شمارہ ۶-۷) میں ان الفاظ میں کھینچا ہے:-

"اس وقت فتنوں کی وہی حالت ہے جسے لسانِ رسالت نے "کتقاطر المطر" بارش کے قطروں کے مسلسل اور پیچھے بعد دیگرے گرنے سے تعبیر فرمایا۔ پوری انسانیت، مشرق اور مغرب، شمال اور جنوب، یورپ اور ایشیا، سبھی جگہ ارضی و سماوی آفات، سیاست اور معیشت کے فتنے اخلاقی انارکی اور انسانی ہوس کی ہلاکت آفرینیاں پوری دنیا پر حکمرانی کر رہی ہیں۔

دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جہاں باہمی سر پھٹول نہ ہو، کوئی قوم ایسی نہیں جو اطمینان کی دولت سے بہرہ ور ہو، کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں کے باشندے امن و چین کی زندگی گزار رہے ہوں، گوئٹے مالا کی زمین ہلی اور پچاس ہزار انسانوں کے گھر ہی ان کی قبریں بن گئے اور لاکھوں بچے یتیمی کے داغ سینوں پر لئے یتیم خانوں میں داخل ہونے لگے، فوجی انقلابات سے حکمران موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں، مزدور و سرمایہ دار کی جنگ نے مال و دولت کو سانپ بنا ڈالا ہے، حکومتیں عوام سے بیزار اور عوام حکومتوں پر اظہارِ نفرت میں مصروف ہیں،" (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مساجد کے آداب

مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب شاہد مربی سلسلہ

اسلامی اصطلاح میں مسجد وہ مقام ہے جو نماز ذکر الٰہی اور دیگر دینی امور کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے اس کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے ہر قسم کے آداب کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ذیل میں چند ایک آداب کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے جن کو ملحوظ رکھنا ہر نمازی مسلمان کا اولین فرض ہے۔

اول: مسجد کے آداب میں سب سے پہلا اور ضروری ادب یہ ہے کہ انسان مسجد میں جانے سے پہلے ہر قسم کی طہارت اور پاکیزگی اختیار کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ
عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ
(سورہ اعراف)

اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو یعنی مسجد میں جانے سے پہلے ظاہری اور باطنی ہر قسم کی صفائی ضروری ہے۔ ظاہری صفائی سے مراد جسم اور کپڑوں کی صفائی ہے بعض لوگ اس کا خیال نہیں رکھتے جس کی وجہ سے وہ دوسروں کے لئے تکلیف کا موجب بنتے ہیں۔ مثلاً گرمیوں کے ایام میں پسینہ آنے کی وجہ سے کپڑوں اور جسم میں ایک قسم کی بو پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح بعض لوگ جرابیں صاف نہیں کرتے بعض لوگ مسواک نہیں کرتے حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰٓی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ
بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ
(ترمذی)

کہ اگر میری امت کے لئے یہ بات بوجھ کا موجب نہ بنتی جاتی تو میں ان کو ہر نماز میں مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔ رسول کریم صلعم کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ گو آپ نے فرض کے طور پر حکم تو نہیں دیا مگر اس کی اہمیت کو واضح فرما دیا ہے بہرحال ظاہری صفائی میں ان امور کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ انسان دوسرے کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنے مگر ظاہری صفائی سے باطنی یعنی دل کی زیادہ ضروری ہے جس کے بغیر انسان کے اندر نہ تو دلجمعی پیدا ہو سکتی ہے اور نہ اس مقصد عظیم کو حاصل کر سکتا ہے جس کے لئے وہ تکلیف اٹھا کر مسجد میں جاتا ہے۔ ورنہ اس کا یہ تکلف محض ریا ہوگا اسی لئے رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تم مسجد میں داخل ہونے لگو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ
وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ
(ترمذی)

یعنی اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے رحمتوں کے دروازے کھول دے۔ اس حکم سے ظاہر ہے کہ مسجد میں جانے والے کو باطنی طور پر اس بات کے لئے خود کو تیار کرنا چاہیئے اور دعائیں کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہونا چاہیئے۔ تاکہ جب وہ واپس آئے تو خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے خزانوں سے اپنی جھولی بھر کر لائے

دوم: دوسری بڑی بات جو مسجد کے آداب میں ضروری ہے وہ یہ ہے کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے

عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَارِ

کہ مسجد میں نہایت سکون اور وقار کے ساتھ آنا چاہیئے۔ بعض لوگ مسجد میں آکر ادھر ادھر بھاگتے پھرتے ہیں۔ یا زور زور سے آوازیں نکالتے ہیں جو عام آداب کے بھی خلاف ہے لیکن مسجد کے اندر جہاں لوگ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم میں مشغول ہوں اس بات کا سختی کے ساتھ خیال رکھنا چاہیئے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بچوں کو مسجد لانے سے منع فرمایا ہے کہ ان کے شور سے دوسروں کی عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے۔

سوم: تیسری بات یہ ہے کہ بعض لوگ مسجد میں دوسروں کے بعد میں پہنچتے ہیں مگر وہ آگے جا کر بیٹھنے کی کوشش کرتے ہیں اور بجائے اس کے جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائیں وہ دوسروں کے کندھوں کے اوپر سے پھلانگ کر آگے جاتے ہیں۔ جس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے اور اس میں ایک قسم کا کبر بھی پایا جاتا ہے کہ ان کو آگے ہی جانا چاہیئے اور دوسرے لوگوں کو ان کے لئے جگہ خالی کر دینی چاہیئے۔ حالانکہ خدا کے گھر میں سب برابر ہوتے ہیں یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی شخص کسی کے احترام میں خود جگہ خالی کر دے

چہارم: چوتھی بات جو مساجد کے آداب میں ملحوظ رکھنی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بعض لوگ نمازیوں کے آگے سے گذر جاتے ہیں جس سے نماز پڑھنے والے کی توجہ میں فرق پڑ جاتا ہے

یہ ایک قسم کا نمازی کو وسوسہ ڈالنے والی بات ہے اور وسوسہ ڈالنے والی چیزوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگنے کی تاکید کی ہے لہذا نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو اپنے آپ کو اس زمرہ میں شامل ہونے سے بچانا چاہیئے۔

پنجم: پانچویں بات یہ ہے کہ جب نماز کھڑی ہو تو صفوں کو سیدھا کرنا چاہیئے۔ اور کندھوں کو کندھوں سے ملانا چاہیئے۔ اور سب سے پہلے پہلی صف کو پورا کرنا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ
فَالْاَوَّلَ

پہلے سب سے پہلی صف کو پورا کرنا چاہیئے۔ عام طور پر لوگ اس بات کا خیال نہیں رکھتے بلکہ پہلی صف ابھی پوری نہیں ہوتی کہ دوسری صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ امام کے دائیں طرف سے شروع کر کے پہلے پہلی صف کو پورا کرنا چاہیئے۔ پھر دوسری کا اور تیسری کا علیٰ ھذا القیاس

ششم: چھٹی بات یہ ہے کہ مسجد میں کوئی بدبودار چیز کھا کر نہیں آنا چاہیئے۔ مثلاً لہسن پیاز اور مولی وغیرہ۔

یہ ایسی چیزیں ہیں جو منہ میں بو پیدا کرتی ہیں۔ یا ڈکاریں لاتی ہیں۔ اس سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس سے بو آتی ہو اس کے پاس فرشتے نہیں آتے یعنی ایسے لوگوں کو سچی خوابیں یا رؤیا وغیرہ بہت کم یا بالکل نہیں ہوتیں۔

یہ چند آداب مسجد کے سلسلہ میں تحریر ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو آداب مسجد کو ملحوظ رکھتے ہیں اور رضائے الٰہی کو حاصل کرتے ہیں۔

اِنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ

"ہر ایک مذہب کے پیروؤں کو خواہ وہ مفتوح ہوں یا فاتح مساجد کے استعمال کی کامل آزادی ہونی چاہیئے۔ اور اگر ایک مذہب کے عبادت خانہ میں کسی دوسرے مذہب کا کوئی انسان اپنے طریق پر خدا تعالیٰ کا نام لینا چاہے اور اس کی عبادت کرنا چاہے تو اس کو روکنا نہیں چاہیئے۔ چونکہ مساجد ایک ایسا مقام ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ پس ان کے بارے میں انسان کو ڈر کر کام کرنا چاہیئے۔ اور آپس کے اختلافات کو ان تک وسیع نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ جو لوگ اس کی پرواہ نہیں کریں گے۔ اور اس عمل میں غلو سے کام لیں گے۔ اس دنیا میں بھی ان کو عذاب دیا جائے گا اور آخرت میں بھی وہ سزا سے بچ نہیں سکیں گے۔"

(المصلح الموعودؓ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوئم

بدرسومات کے متعلق یاد رکھنے کی باتیں

شادی بیاہ کے متعلق بدرسومات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان بدرسوم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں۔ اور آتشبازی چلانا، اور رنڈیوں بھڑووں، ڈوم دھاڑیوں کو دینا حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔ . . . . بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں اور ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط رکھدی جاتی ہے کہ صرف عورتیں کھائیں کوئی مرد نہ کھاوے یا حقہ نوش نہ کھاوے۔ بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں۔ ہم صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ اللہ تعالیٰ سے ڈرو مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے جس کی انتہا نہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۹۰ / ۱۹۱)

شادی بیاہ کے موقع پر ایک رسم گانا بجانا ہے۔ طرح طرح کے گیت گائے جاتے ہیں اس کے بارے میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بڑا سخت ارشاد ہے حضور فرماتے ہیں:۔

يُمْسَخُ مِنْ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا بَالُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَتَّخِذُونَ الْمَعَازِفَ وَالْقَيْنَاتِ وَالدُّفُوفَ وَيَشْرَبُونَ الْأَشْرِبَةَ فَبَاتُوا عَلٰى شُرْبِهِمْ وَلَهْوِهِمْ فَأَصْبَحُوا قَدْ مُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ۔

یعنی آخری زمانہ میں میری امت سے بعض لوگ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ ہو جائیں گے۔ کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہونگے اور یہ کہ آپ خدا کے رسول ہیں فرمایا ہاں! کہا گیا پھر ان کے مسخ ہونے کی کیا وجہ ہوگی فرمایا۔ وہ گانے بجانے والے آلات اور گانے بجانے والی عورتوں اور ڈھول ڈھمکوں میں مصروف ہوں گے اور شرابیں پئیں گے اور شرابی ہوتے اور لہو و لعب کی حالت میں رات بسر کریں گے۔ اور صبح ایسی حالت میں کریں گے کہ وہ مسخ ہو کر بندر اور سؤر بن جائیں گے۔ یعنی رقص و سرود اور شراب میں مست رہنے کی وجہ سے ان کے اخلاق نہایت رذیل ہو جائیں گے۔

پس مذکورہ امور مخرب الاخلاق اور گندے امور ہیں جنہیں کوئی سلیم الفطرت انسان اور مومن پسند نہیں کر سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تمام تباہی جو مسلمانوں پر آئی زیادہ تر گانے بجانے کی وجہ سے ہی آئی ہے اندلس کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے ہی تباہ ہوئی۔ مصر کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی مصر پر صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا تو فاطمی بادشاہ اس وقت گانے بجانے میں مشغول تھا"

(الفضل ۹ر ستمبر ۱۹۵۶ء)

بیاہ شادی کے موقعہ پر معمولی گانا بجانا جائز ہے جس کے بارے میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"بیاہ شادی کے موقعہ پر پاکیزہ اشعار عورتیں پڑھ سکتی ہیں پڑھنے والی مستاجرہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں"

پھر فرمایا:۔

"کہ صرف عورتوں کا عورتوں میں دف کے ساتھ پاکیزہ گانا بھی منع نہیں ہے" (الفضل ۱۴ر جون ۱۹۳۸ء)

جہیز:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے بعض باتیں کرنے کا حکم دیا ہے اور بعض سے منع فرمایا ہے۔ مثلاً ولیمہ کا حکم دیا ہے کہ ضرور کرنا چاہئے مگر دوسری طرف اسراف سے منع کیا ہے۔ ولیمہ کے وقت اس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے مجھ پر یہ اثر ہے کہ اس بارہ میں یعنی بیاہ شادی کے بارہ میں ہماری جماعت میں زیادہ اسراف ہو رہا ہے۔ نمائش اور ریا سے ہمارے دوستوں کو بچنا چاہئے۔ اس کا دوسروں پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ ایک عورت نے مجھے سنایا کہ ایک جگہ جہیز کی نمائش کی گئی۔ تو اس جگہ ایک لڑکی نے اپنی ماں سے کہا کہ تم مجھے کیا دو گی۔ لڑکیاں جب اپنی سہیلیوں وغیرہ کے جہیز وغیرہ کو دیکھتی ہیں تو پھر وہ بھی اپنے والدین سے ایسی ہی اشیاء لینا چاہتی ہیں اور اس طرح کی نمائش سے گویا جذبات کو صدمہ پہنچانے والی چیز بن جاتی ہے۔ جو کچھ بھی دیا جائے بکسوں میں بند کر کے دیا جائے۔ ہمارے گھروں میں بھی یہی طریق ہے ہاں یہ ضروری ہے کہ وہ بکس جن کے حوالے کئے جائیں ان کو دکھایا جائے کہ فلاں فلاں چیزیں موجود ہیں۔ بلکہ ہمارے گھروں میں تو یہ دستور ہے کہ ایک دن کے لئے سامان لڑکے والوں کے گھر پہنچا دیتے تا دکھانے کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ مال بھیجنے سے پہلے لڑکے والوں کو دکھا دینا چاہئے ورنہ چوری کا ڈر رہتا ہے۔ یہ نمائش نہیں بلکہ رسید ہے ہمارے ملک میں یہ نمائش کی رسم بہت عام ہو گئی ہے۔ بلکہ قادیان میں بھی ہے اور اس کا روکنا نہایت ضروری ہے"

(رپورٹ مجلس مشاورت صفحہ ۲۳ سنہ ۴۲ء)

مہندی:۔ اس رسم کے متعلق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"میں نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سے اس کے متعلق دریافت کیا ہے تو انہوں نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مہندی کی رسم ہمارے ہاں نہیں ہوئی اور نہ آپ کے زمانہ میں قادیان میں کسی اور احمدی کے ہاں ادا ہوئی لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ اب یہ رسم عام ہو رہی ہے۔ اگر ہمارے گھر میں بھی غالباً ایسا ہوا ہے کہ لڑکی کے گھر میں مہندی بھجوائی گئی (بعد میں تحقیق سے مجھے معلوم ہوا کہ میرا خیال غلط تھا ایسا کبھی نہیں کیا گیا) اب یہ رسم کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ اس لئے اسے روکنا ہمارا فرض ہے۔ مگر اب اس کی اتنی اقسام ہیں کہ گویا شریعت کا ایک مستقل باب بن گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہندوؤں کی مہندی کی نقل ہے یا شیعوں کی مہندی ان کی نقل ہے۔ اب یہ سمجھا جاتا ہے کہ شادی کے موقعہ پر مہندی اور اس کے ساتھ متعلقہ رسوم جو رائج ہیں ہمارے نزدیک بیکار ہیں۔ ہماری جماعت کو اس سے بچنا چاہئے" (رپورٹ مجلس مشاورت صفحہ ۲۳ سنہ ۴۲ء)

آتشبازی چلانا:۔ ایک رسم آتشبازی چلانا ہے کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آتشبازی سے آگ لگ جاتی ہے بعض آدمی جھلس جاتے ہیں آگ کے کھیل دکھانے اور اس پر روپیہ ضائع کرنا اسراف میں داخل ہے۔ لہذا یہ بھی جائز نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"رنڈی کا تماشا یا آتشبازی فسق و فجور اور اسراف ہے۔ یہ جائز نہیں"

(ملفوظات جلد ۵ ص ۳۱۳)

سہرا باندھنا:۔ ایک رسم سہرا باندھنا ہے۔ اس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:۔

"یہ تو آدمی کو گھوڑا بنانے والی بات ہے۔ دراصل یہ رسم ہندوؤں سے مسلمانوں میں آئی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہئے"

نیز ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔

"سہرے کا طریق بدعت ہے"

ایک دفعہ حضور المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا:۔

"دولہا کے لئے کوئی امتیازی نشان ہونا جائز ہے"۔ اور جب حضور کے گلے اور میر صاحب کے (میر قاسم علی صاحبؓ) گلے میں ہار ڈالے گئے تو حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا:۔ "میر صاحب کے سر پہ ہار باندھ دیا جائے" (الفضل ۴ر جون ۱۹۳۹ء)

(نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

(یکم مئی تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۵ء)

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

عبدالمتین صاحب کینال پارک	لاہور	۲۵/-
فرخندہ اسلم صاحبہ گلبرگ	"	۵۰/-
بیگم صاحبہ مرزا غلام حسین صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۴۶/۳۰
مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ ملک رفیق احمد صاحب (برائے ایصال ثواب والدہ مرحومہ)	"	۱۰۰/-
زاہدہ نسیم صاحبہ بیگم چوہدری علی محمد صاحب	"	۵۰/-
سیکرٹری مال صاحب	کھاریاں	۱۲۸/-
فضل بیگم والدہ سلیم صاحب	"	۲/-
امۃ الحی صاحبہ	"	۱۰/-
محمد امین صاحب	"	۲۵/-
امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ	جھنگ صدر	۱۵/-
سید عبدالحی صاحب	"	۴۰/-
چوہدری محمد شفیع صاحب	"	۱۳۲/-
انسرار احمد صاحب	"	۱۰/-
شیخ بشیر احمد صاحب مگو	"	۱۲/-
محمد اقبال صاحب	"	۱۰/-
کوثیم احمد صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	کراچی	۸۱۸/۸۳
شریف احمد صاحب بانی منجانب سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی۔ مرحوم	"	۲۰۰/-
ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ	ہانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	۲۵/-
چوہدری حفیظ احمد صاحب	راولپنڈی	۱۰/-
میجر منظور احمد صاحب	"	۱۰/-
میجر محمد اسلم صاحب	"	۵۰/-
چوہدری عبدالرشید صاحب	"	۱۰/-
ڈاکٹر فضل احمد صاحب افضل	"	۲۰/-
چوہدری رحمت علی صاحب	"	۵۰/-
اسلم حیات صاحب	"	۱۰/-
مسز اصغر محمود صاحب	"	۳۰/-
کرنل مبارک احمد صاحب	"	۱۵۰/-
مسز ضیاء اظہار صاحبہ	"	۱۰۰/-
مرزا عبدالحق صاحب	"	۱۰/-
شیخ مبارک احمد صاحب منجانب شیخ محمد رفیق صاحب	"	۱۰/-
پروفیسر انور صاحب	"	۱۰/-
بریگیڈیئر اعجاز احمد صاحب	"	۱۰۰۰/-
اہلیہ صاحبہ مرزا معظم بیگ صاحب مرحوم	راولپنڈی	۱۰/-
ملک محمد یعقوب صاحب	"	۱۰/-
شیخ اعجاز مسعود صاحب	"	۱۲/-
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	"	۱۰/-
چوہدری ارشد عزیز صاحب	"	۱۰۰/-
سہیل صاحب مع والدین	"	۱۵/-
چوہدری فضل الرحمن صاحب	"	۸۰/-
محمود احمد صاحب صدیقی	"	۱۰/-
قریشی محمد عظیم صاحب	"	۱۳۰/-
کرنل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب	"	۶۰/-
شیخ مظفر الدین صاحب مع اہلیہ صاحبہ	"	۱۲/-
اقبال بیگم صاحبہ ہمشیرہ عبدالکریم صاحب	جہلم	۲۵/-
بچگان ملک عبدالمالک صاحب دولمیال	"	۳۰/-
سردار منصور احمد صاحب چوہڑکانہ	شیخوپورہ	۵۰/-
محمد افضل صاحب ڈرائیور	"	۵/-
سیکرٹری صاحب مال	"	۱۲/۵۰
داؤد احمد صاحب	"	۲۰/-
ماسٹر عبدالخالق صاحب	"	۱۰/-
چوہدری محمد حنیف صاحب چک M.B	سرگودھا	۱۰/-
شیخ ناصر احمد سعید احمد صاحبان	اوکاڑہ	۱۰۰/-
کیپٹن ظفر علی صاحب	"	۱۰/-
محمود احمد صاحب	"	۱۰/-
حاجی محمد یعقوب صاحب	سیالکوٹ	۲۱۰/-
منیر احمد صاحب	"	۵/-
ڈاکٹر محمد احسان صاحب	"	۱۷/-
خواجہ ظفر احمد صاحب سیکرٹری مال	" شہر	۲۵/-
ملک محمود احمد صاحب	"	۱۰/-
ضیاء صاحب	"	۵۰/-
خواجہ محمد یعقوب	"	۱۰/-
چوہدری محمد علی صاحب شہزادہ	"	۱۰/-
امۃ المجید صاحبہ	کوئٹہ	۲۰/-
ثمینہ صاحبہ	"	۲۰/-
کشور صاحبہ	"	۱۵/-
جماعت احمدیہ	واہ کینٹ	۲۰/-
سعید احمد صاحب	گجرات	۲۶/-
سیکرٹری صاحب مال	سوک کلاں	۱۵/-
سیکرٹری صاحب مال	لودھراں	۱۱/۵۰
چوہدری محمد اشرف صاحب	چارسدہ	۱۰/-
ملک حمید احمد صاحب	لائل پور	۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال	بہاولپور	۱۱۷/-
حضرت مولوی محمد دین صاحب	ربوہ	۸۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۹۹/۱۲
مبارک احمد صاحب سلیم ابن چوہدری غلام حیدر صاحب	"	۱۰/-
عابدہ خانم صاحبہ	خضدار	۲۵/-
برکات احمد صاحب ذبیح سیکرٹری مال	میرپور خاص	۱۲۳/-
چوہدری عباس احمد صاحب	پنڈ دادنخاں	۱۵/-
ماسٹر نذیر احمد صاحب ناصر	ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ)	۱۰/-
منصورہ بیگم صاحبہ	نواب شاہ (سندھ)	۱۰۰/-
سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ لطیف آباد	حیدرآباد (سندھ)	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	اوچ شریف	۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال	ساہیوال	۵۰/-
منشی علم الدین صاحب	کوٹلی آزاد کشمیر	۱۵/-

گمشدہ نقدی

خاکسار کے مبلغ یکصد پچاس روپے -/۱۵۰ یکم مارچ کو تین بجے سہ پہر کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کوارٹروں سے ایوانِ محمود تک جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں۔ رو الستہ لائن کے ساتھ والا تھا۔ جس دوست کو یہ رقم ملی ہو خاکسار کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(محمد حسین ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ ہماری جماعت کے ایک نہایت مخلص دوست مکرم محمد شیر صاحب چھ سات ماہ بیمار رہنے کے بعد اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ باوجود شدید مخالفت کے احمدیت پر قائم رہے۔ بیماری کا عرصہ نہایت صبر اور شکر سے گزارا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(عبداللہ خان راجوروی کارکن خلافت لائبریری۔ ربوہ)

۲۔ مکرم بشارت احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نارنگ کے والد محترم ماسٹر محمد علی صاحب بعمر ۸۳ سال مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۶ء بروز منگل بقضائے الٰہی اس دارِ فانی سے رحلت کر گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نہایت مخلص اور احمدیت کے فدائی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مرحوم کے بیٹے مکرم بشارت احمد صاحب اور حمید احمد صاحب نگران حلقہ نارنگ و سابق نائب قائد ضلع دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(سجاد احمد خالد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

مساکین و غرباء قلتِ مال کے ہاتھوں نالاں ہیں اور سرمایہ داروں کی دولت ان کی عزت و جان کے لئے خطرے کا باعث بن چکی ہے۔ الغرض ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا سماں ہے۔" (ص۲۱)

موجودہ زمانہ میں بحر و بر میں فسادِ عظیم کی یہ کیفیت زمانہ کی ضرورت کو از خود آشکار کئے دے رہی ہے اور ببانگِ دہل یہ اعلان کر رہی ہے کہ ظہورِ مہدی سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا یہی وقت اور زمانہ ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی خطا جاتی۔ آپ کے عظیم روحانی فرزند نے عین وقت پر ظاہر ہو کر ایک دنیا کو مخاطب کیا اور اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا مژدہ سنایا نیز زمانہ کی حالت اور اس کی ضرورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت   میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی مُبارک تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"وہ لوگ۔ وہ نوجوان یا بڑی عمر کے مرد یا عورتیں جو خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں وہ اس معنی میں اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا دنیا میں اگر کوئی شخص حقیقتاً عزت پا سکتا ہے تو محض اپنے رب سے ہی پا سکتا ہے۔۔۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ حقیقی رزاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اس لئے دنیا کے اموال کی طرف اُن کی توجہ نہیں ہوتی نہ وہ اس بات کے پیچھے پڑتے ہیں کہ انہیں دنیا کے رزق دیئے جائیں۔ نہ وہ اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے گزاروں میں ایزادی کی جائے کیونکہ وہ اِس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حقیقی رزاق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے" (الفضل ۲۵ر اپریل ۱۹۶۷ء)

مخلص احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کارِ خیر کی طرف توجہ فرمائیں۔ اپنی ملازمت یا کاروبار کے دَوران وقف کی نیّت کرکے مقررہ نصاب مطالعہ فرمائیں تاکہ بعد ازاں پوری خدمتِ دین کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق بخشے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

شکریۂ احباب

میری اہلیہ مرحومہ کی ناگہانی وفات پر بزرگوں، دوستوں اور بہنوں کی طرف سے ہمدردی کے بے شمار خطوط موصول ہوئے ہیں اور باوجود اس کے کہ ان کی وفات پر ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ مَیں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس صدمہ پر میرے ساتھ اظہارِ ہمدردی کیا ہے اور مرحومہ کے پسماندگان کے لئے دلی دعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(خاکسار غلام دستگیر نائب امیر جماعتِ احمدیہ۔ لائلپور)

اعلاناتِ نکاح

(۱) خاکسار کی بیٹی عزیزہ ساجدہ رفعت کا نکاح حسب ارشاد امیر صاحب مقامی مکرم خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار نے عزیزم ارشد محمود ابن مکرم ڈاکٹر نور محمد صاحب مرحوم D-277 سیٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے ساتھ بعوض دس ہزار روپے حق مہر خاکسار کی رہائش گاہ پر ۲۱ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے۔ دینی و دنیوی حسنات اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

(ملک محمد یعقوب (صوبیدار میجر ریٹائرڈ) پشاور روڈ۔ راولپنڈی)

(۲) میرے چھوٹے بھائی عزیزم ڈاکٹر مظفر احمد ایم۔بی۔بی ایس۔ ایم ڈی (امریکہ) ابن مکرم ماسٹر رشید احمد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ آسیہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب پال، چوک رنگ پورہ سیالکوٹ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محمد اقبال صاحب قریشی نے ۶ر فروری ۱۹۷۶ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ (کبوتر انوالی) میں پڑھا۔ احبابِ جماعت اِس رشتہ کے مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر سعید احمد۔ ۲۔ رتن باغ۔ لاہور)

درخواستِ دُعا

برادرم عزیزم عبد الرحمٰن خان صاحب جنرل مینجر آر۔ جی۔ اے کمپنی بعارضہ دل کئی دنوں سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال کے سپیشل وارڈ برائے امراضِ دل الہرٹ وکٹر وارڈ میں داخل ہیں۔ عزیز موصوف محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ عبد الرشید صاحب رضؓ بٹالوی کے صاحبزادے ہیں۔ احبابِ کرام ان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(خاکسار ملک عبد المالک خان صدر حلقہ سول لائن۔ لاہور)

سب کمیٹی شوریٰ بابت علمی تحقیق و ریسرچ

ممبران سب کمیٹی مجلس شوریٰ بابت تجاویز ایجنڈا ۴ و ۵ (علمی تحقیق و ریسرچ) کا اجلاس مورخہ ۷ ماہِ امان (مارچ) بروز اتوار بوقت ساڑھے دس بجے کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام ممبران وقت پر تشریف لاکر اس میں شرکت فرماویں۔

خاکسار عبد المالک خاں سیکرٹری سب کمیٹی شوریٰ)

نمایاں کامیابی

(۱) میرے لڑکے عزیز آفتاب عالم نے جو گورنمنٹ اسلامیہ سیکنڈری سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جماعت ہشتم میں زیرِ تعلیم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے اردو تقریر کے مقابلہ میں ضلع بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ بعد ازاں ۱۳ر فروری ۱۹۷۶ء کو سرگودہا بورڈ کے زیرِ انتظام تمام اضلاع میں اوّل اور دوم آنے والے طلبہ کے درمیان اُردو تقریر کا جو مقابلہ ہوا اس مقابلہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اِس بچے نے اوّل انعام حاصل کیا۔ یہ بچہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریری مقابلہ میں بھی اوّل انعام حاصل کر چکا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ و دیگر تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس بچے کو عاجزی اور دعاؤں کے ساتھ ترقی کی مزید منازل طے کرنے کی توفیق عطا کرے اور خادمِ دین بنائے۔

(سید محمد شاہ بی۔ اے، بی ٹی ہیڈ ماسٹر۔ محلہ اسلام پورہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

(۲) مبارک احمد گھمن جماعت نہم گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودہا کے ایتھیلیٹک کے مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ نیزا پھینکنے میں اوّل، تھالی میں دوم اور گولے میں سوم رہا۔ (نامہ نگار)

مدرّسین اور معلّمات کی ضرورت

ضلع جھنگ میں مردانہ و زنانہ مدارس کے لئے ایس وی اور سی ٹی مدرسین اور معلّمات کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ یہ درخواستیں دفتر روزگار جھنگ کے توسط سے مورخہ ۳/۹ کو دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ایس وی، او ٹی، پی۔ ٹی۔ آئی اور سی۔ ٹی کے مدرسین اور معلّمات کے لئے بالترتیب ایس۔ وی، او۔ ٹی، پی۔ ٹی آئی اور سی۔ ٹی اسناد کے حامل امیدواران کو فوقیت دی جائے گی۔ بہرحال اعلیٰ تعلیمی قابلیت (بی۔ ایڈ، ایم ایڈ) وغیرہ کی درخواستوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ جو امیدوار پہلے سے ملازم ہیں نیز قبل ازیں درخواستیں دے چکے ہیں وہ بھی اپنی درخواستیں اپنے ادارہ کے سربراہ کی معرفت تاریخ مقررہ تک دفتر ہذا میں ارسال کریں۔ آن سروس ملازم کھلے مقابلہ میں حصہ لینے کا استحقاق رکھتے ہیں۔

تاریخ انٹرویو ۱۳/۳/۷۶ بوقت ۹ بجے

مردانہ = بمقام گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ

زنانہ = بمقام گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جھنگ

(ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر جھنگ)

سرگودھا کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم محمد عادل بدر صاحب معرفت شکور بھائی چشمے والے کچہری بازار سرگودہا سے طلب فرماویں پرچہ گھر پر پہنچانے کا معقول انتظام ہے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴